سوال

اگر شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تم نے میرے بارے میں کوئی شک، بدگمانی یا کوئی الزام لگایا تو تم کو پیشگی طلاق ہے، کیا طلاق کی اس شرط کو ختم کیا جا سکتا ہے تاکہ طلاق واقع نہ ہو؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر انسان اپنی بیوی کی طلاق کو کسی کام کے ساتھ معلق کر دے تو جب وہ کام ہو گا طلاق ہو جائے گی۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أن یکون قصد إیقاع الطلاق عند الصفة فهذا یقع به الطلاق إذا وجدت الصفة کما یقع المنجز عند عامة السلف والخلف (مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ: جلد نمبر 33، صفحہ نمبر 46)

اس (خاوند) کا ارادہ صفت کے وقت طلاق دینے کا ہو، تو سلف اور خلف کے تمام علماء کرام کے ہاں، جب بھی صفت پائی جائے گی، طلاق واقع ہو جائے گی، جیسا کہ موقع پر دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ نے اس طلاق کے واقع ہونے پر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

وَاتَّفَقُوا أَن الطَّلَاق إِلَى أجل أَو بِصفة وَاقع ان وَافق وَقت طَلَاق (مراتب الإجماع از ابن حزم، صفحہ نمبر 72)

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ طلاق جس کو وقت یا کسی صفت کے ساتھ معلق کیا گیا ہو، واقع ہو جاتی ہے اگر وہ وقت طلاق کے مطابق ہو۔

سوال میں مذکور صورت حال میں خاوند نے بیوی کی طلاق کو شک، بدگمانی یا الزام لگانے کے ساتھ معلق کیا ہے، اس لیے اگر اس طرح کا کام بیوی سے سرزد ہو گا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

خاوند اپنی بات سے رجوع بھی کر سکتا ہے، یعنی وہ طلاق کو شک، بدگمانی اور الزام لگانے کے ساتھ معلق کرنے کو ختم بھی کر سکتا ہے کہ وہ کہے میں نے طلاق کو ان کاموں کے ساتھ معلق کیا تھا میں اپنی بات سے رجوع کرتا ہوں، اگر میری بیوی اس طرح کی کوئی بات کرے بھی تو اسے طلاق نہیں ہو گی۔ اس کے بعد اگر آپ کی بیوی کی طرف سے اس طرح کی بات ہوتی بھی ہے تو طلاق نہیں ہو گی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی